مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوت

کراچی

ہفت روزہ

"اگر علم کو علم کے لیئے پڑھا جائے تو کمال پیدا ہوتا ہے اور اگر علم اللہ کے لیے ہو تو جمال پیدا ہوتا ہے، تم علم اللہ کیلئے حاصل کرو۔"

خیر المدارس کے طلبہ سے حضرت بنوری رحمہ اللہ کا خطاب

واللہ غالب علیٰ أمرہ

جلد نمبر ۳

۷ر رجب تا ۱۳ر رجب ۱۴۰۵ھ بمطابق ۲۹ر مارچ تا ۴ر اپریل ۱۹۸۵ء

شمارہ نمبر ۴۰

خصائل نبوی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن عبد اللہ ابن شقیق قال سالت عائشۃ عن صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یصوم حتی نقول قد صام و یفطر حتی نقول قد افطر قالت وما صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھرا کاملا منذ قدم المدینۃ الا رمضان ۔

عبد اللہ بن شقیق رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم متواتر روزے رکھتے کہ ہمارا یہ خیال ہوتا کہ اس ماہ افطار ہی نہیں فرمائیں گے اور کبھی ایسا مسلسل افطار فرماتے تھے کہ ہمارا خیال یہ ہوتا کہ اس ماہ میں روزہ ہی نہیں رکھیں گے۔ لیکن مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سے رمضان المبارک کے علاوہ کسی تمام ماہ کے روزے نہیں رکھے۔ (ایسے ہی کسی ماہ کو کامل افطار میں گزار دیا ہو یہ بھی نہیں کیا۔ کذا فی ابوداؤد) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معمول کے متعلق کسی قدر تفصیل حدیث ۳ کے ذیل میں آئے گی۔

۲۔ حدثنا علی بن حجر حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید عن انس ابن مالکؓ انہ سئل عن صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یصوم من الشھر حتی نرٰی ان لا یرید ان یفطر منہ ویفطر منہ حتی نرٰی ان لا یرید انہ یصوم منہ شیئًا وکنت لا تشاءُ ان تراہ من اللیل مصلیا الا ان رایتہٗ مصلیا ولا نائما الا رایتہٗ نائما

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روزوں کے متعلق پوچھا، انھوں نے فرمایا کہ عادتِ شریفہ اس میں مختلف تھی کسی ماہ میں تو اتنی کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ جس سے یہ خیال ہو جاتا کہ اس میں افطار فرمانے کا ارادہ ہی نہیں ہے۔ اور کسی ماہ میں ایسا مسلسل افطار فرماتے تھے جس سے ہم یہ سمجھتے کہ اس ماہ میں آپؐ کا روزہ کا ارادہ ہی نہیں ہے۔ آپؐ کی عادتِ شریفہ یہ بھی تھی کہ اگر تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو سوتا ہوا دیکھنا چاہو، تو یہ بھی مل جاتا اور اگر نماز پڑھتے ہوا دیکھنا چاہو تو یہ بھی میسر ہو جاتا۔

فائدہ مقصود یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عادت شریفہ نہ تمام رات سونے کی تھی نہ تمام رات جاگنے کی تھی بلکہ درمیانی رفتار میں حقوق نفس کی رعایت فرماتے ہوئے عبادات کا اہتمام بھی پورا پورا فرماتے تھے۔ اس لیے شب کو سوتے ہوئے دیکھنا بھی ممکن تھا کہ کچھ حصہ آرام بھی فرماتے تھے اور نماز کی حالت میں دیکھنا بھی کہ کچھ حصہ نماز میں گزرتا تھا۔ بعض علماء نے اس کا دوسرا مطلب بھی بتایا ہے وہ یہ کہ عادت شریفہ اس باب میں مختلف تھی کہ کبھی اول شب میں نوافل پڑھتے کبھی وسط کبھی اخیر میں۔ اس لیے اگر رات کے کسی حصہ خاص

باقی ص۱۸ پر

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت

جلد نمبر ۳

شمارہ نمبر ۴۰

فہرست

۱۔ خصائل نبوی ؐ
حضرت شیخ الحدیث رح ۲

۲۔ گلدستہ سید حسین صاحب مدظلہٗ ۳

۳۔ ابتدائیہ
جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۵

۴۔ مثیل مسیح یا مسیح موعود
مولانا تاج محمد تقیروالی ۶

۵ پریس کانفرنس مولانا زاہد الراشدی ۸

۶۔ شاہ سلیمان سورتی رح
منظور احمد الحسینی ۹

۷۔ "بہشتی مقبرہ" کے متعلق
حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رح ۱۲

۸۔ کاروان ختم نبوت ۱۵

۹۔ سوڈان میں مرتد کا قتل منظور احمد الحسینی ۱۹

۱۰۔ اللہ کی نعمتیں
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

۱۱۔ نعت : مسلم غازی ۲۲

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

امجد محمود

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب

دامت برکاتہم سجادہ نشین

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

دو روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ـــــ ۷۰ روپے

ششماہی ـــــ ۴۰ روپے

سہ ماہی ـــــ ۲۰ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی

مقام اشاعت: ۲۰/A ساشرہ مینشن

ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی۔

ملفوظات

حضرت اقدس سید حسین صاحب مدظلہ علی گڑھ
خلیفہ مجاز مولانا مسیح اللہ صاحب

گلدستہ معرفت

مسلمانوں کی تنزلی کا سبب

ایک سلسلۂ گفتگو میں فرمایا کہ مسلمانوں کی تنزلی کا واحد سبب یہ ہے کہ انہوں نے حق تعالیٰ کو ناخوش کر رکھا ہے، اور اس کا علاج یہ ہے ان کو راضی کریں، جب تک وہ راضی نہ ہوں گے کام نہ بنے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کوئی غم و تکلیف سامنے آئے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، علت اس کی یہ ہے کہ یہ مومن کا صابن ہے جس سے گناہ کا میل دور ہوتا ہے اور وہ پاک ہوجاتا ہے۔ ساتھ ساتھ حق تعالیٰ سے دعا بھی برابر کرتا رہے جس سے تھکے نہیں۔ مسنون طریقہ ہمارے لیے یہی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور انہیں سے مدد طلب کرے یہی طریقہ اوپر سے چلا آرہا ہے۔ صحابہؓ اور تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کا یہ ہی معمول تھا۔ اسی علاج سے وہ دریا دانیال پار کر گئے اور جبل الطارق پر جا پہنچے اور یونان بغیر لڑے ہی فتح کرلیا۔ خود حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ ۝ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ (سورہ نوح، پ ۲۹)

تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا اور تمہارے مال و اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لیے باغ لگادے گا۔ اور تمہارے لیے نہریں بنا دے گا۔

خالق عالم خود ہم کو تلقین فرماتے ہیں کہ اس طرح سے تم ہم سے مانگو ہم تم کو گوناں گوں نعمتیں دیں گے۔

پس قرآن و حدیث دونوں سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ سے لینے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے معافی مانگی جائے اور پھر درخواست پیش کی جائے جس سے تھکے نہیں۔ بقیہ وہ طریقے جو ہم نے اختراع کر رکھے اس سے اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راضی نہیں ہیں، نہ ان سے ہماری خطائیں معاف ہوں گی، نہ دین و دنیا کی کامیابی ہوگی۔ خدا جانے یہ اسٹرائیک اور بھوک ہڑتال وغیرہ انھوں نے کہاں سے سیکھا۔ اس میں کیسے خیر و برکت ہوگی۔ یہ سب غیر شرعی ہے۔ اور نہ اس سے دعاء قبول ہونے کی صورت پیدا ہوتی ہے نہ مرادیں برآئیں گی ہمیشہ نامرادی ہاتھ آئے گی۔

بقیہ : انسانی حقوق کمیشن

سکتا ہے اور یہ گروہ پاکستان اور اس کے باشندوں کے خلاف مسلسل سازشوں میں معروف ہے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کی تفتیش کرنے والی ٹیم کو برطرف کرکے کیس ملٹری انٹیلی جنس کے حوالہ کیا جائے اور ساہیوال میں قادیانیوں کے ہاتھوں شہید ہونے والے شہداء چوہدری نعمت علی قاری بشیر احمد اور اظہر رفیق کے تمام قاتلوں کو گرفتار کرکے جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ گجرات کے جبری ریٹائرڈ کیے جانے والے ڈی۔ ایس۔ پی عبدالرؤف خان کی جبری ریٹائرمنٹ کے احکامات واپس لے کر ان کے خلاف الزامات کی از سرنو تحقیقات کرائی جائے

ابتدائیہ

حکومت مدارس دینیہ کے معاملے میں مداخلت نہ کرے

ایک عرصے سے حکومت دینی مدارس کو اپنے کنٹرول میں کرنا چاہتی ہے۔ حال ہی میں وفاقی وزیر تعلیم ڈاکٹر محمد افضل کا بیان نظر سے گذرا۔ انہوں نے اپنی ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ :

"دینی مدارس کا ایک بورڈ بھی قائم کیا گیا ہے۔ جو دینی مدارس کے لیے ایک جیسا نصاب تیار کرے گا۔ امتحان دینے، ڈگریاں جاری کرنے میں مدد دے گا۔"

(روزنامہ جنگ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۸۵ء)

وفاق المدارس پاکستان کی مجلس عاملہ نے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کا ترتیب دیا ہوا مجوزہ مسودہ قانون برائے مدارس پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے اسے بالکل مسترد کردیا۔ وفاق نے اپنے اجلاس میں اس مسودہ قانون کو مدارس عربیہ کے لیے نقصان دہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس مسودہ قانون کے ذریعہ مدارس دینیہ کی ہیئت کو بدلنے اور ان کی آزادی سلب کرنے اور حکومتی اداروں کے تابع بنانے کی کوشش قرار دیا۔

مدارس عربیہ کے سلسلے میں حکومت اور علماء کے درمیان محاذ آرائی کسی طرح بھی مفید نہیں۔ سوال یہ ہے کہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کو دینی مدارس کا بورڈ بنانے پر کیوں اصرار ہے؟ جب کہ دینی مدارس کے لیے "وفاق المدارس پاکستان" جیسا ادارہ پہلے ہی موجود ہے اور کئی سال سے کام کررہا ہے۔ یہ ادارہ تمام درجات کے امتحانات لیتا ہے چاہیے تو یہ تھا کہ وفاق کی طرف سے جاری کی ہوئی سندوں کو تسلیم کیا جاتا۔ اور بغیر مداخلت کے رضا کارانہ طور پر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی لیکن یہاں تو خود وفاقی حکومت نے ٹانگ اڑانے اور اپنی بالادستی قائم کرنے کو ہی شاید قوم و ملک کی خیر خواہی سمجھا ہے۔ حقیقت حال کا بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وزارت تعلیم کا یہ اقدام کسی طور پر دانشمندانہ نہیں۔ کیا حکومت یہ بتا سکتی ہے کہ آج کل "نیشنلائزڈ" کالجوں اور اسکولوں کا کیا حال ہے؟ کیا ان کا معیار تعلیم پہلے جیسا ہے یا گر گیا ہے؟ ہماری معلومات کے مطابق یونیورسٹیوں، کالجوں اور اسکولوں کے حالات ناگفتہ بہ ہیں۔ کیا ایسے حالات میں مدارس عربیہ والے پسند کریں گے کہ وہ ایسے "بورڈ" کے تابع ہوجائیں جس کے ارکان خالصتاً سرکاری افسروں پر مشتمل ہوں گے۔ جو کہ ظاہر ہے کہ دینی تعلیم اور مدارس عربیہ کے مزاج و مقاصد سے ہی ناآشنا ہیں۔ کیا حکومت اس بات کی ضمانت دے سکتی ہے کہ بورڈ میں ایسے لوگ نہیں لیئے جائیں گے۔ جو ذہناً کمیونسٹ، قادیانی یا پرویزی ہوں گے؟

ہمارے خیال میں تو حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ وہ مدارس دینیہ کو آزاد چھوڑ دے اور ان کے کام میں ہرگز مداخلت نہ کرے۔

"مثیلِ مسیح" یا "مسیح موعود"

مرزا غلام احمد کی تصویر کے دو رُخ

مولانا تاج محمد مدرس قاسم العلوم فقیروالی

(۱) "یہ بات سچ ہے کہ اللہ جل شانہٗ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے ..... میں اسی الہام کی بنا پر اپنے تئیں وہ موعود مثیل سمجھتا ہوں جس کو دوسرے لوگ غلط فہمی کی وجہ سے مسیح موعود کہتے ہیں"

(تبلیغ رسالت جلد اول اشتہار ۱۱ فروری ۱۸۹۱ء)

(۲) "مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں۔ بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ جس طرح محدثیت نبوت سے مشابہ ہے۔ ایسا ہی میری روحانی حالت مسیح ابن مریم کی روحانی حالت سے مشابہت رکھتی ہے"

(تبلیغ رسالت جلد ۲ صـ ۲۱)

(۳) "اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل و ایثار اور آیات و انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔ اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صـ ۴۹۸)

(۴) "مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح ابن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں" (تبلیغ رسالت جلد اول صـ ۱۵)

(۵) "اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو۔ میں نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ جو شخص میرے پر یہ الزام لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔ بلکہ میری طرف سے عرصہ سات آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں"

(ازالہ اوہام صـ ۱۹۰)

(۶) "اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی ہونا چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید و مولا نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی۔ بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا۔ اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت قرآنی کا پابند ہوگا۔ اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کریگا۔"

(توضیح مرام صـ ۱۹)

(۱) "مجھے اس خدا کی قسم جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے۔ اس نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے۔"
(تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص ۲۱)

(۲) "مگر جب وقت آگیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے۔ تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعویٰ مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ وہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار بہ تصریح لکھا گیا ہے۔" (کشتی نوح ص ۴۸)

(۳) "اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔ میری نسبت کہا گیا کہ ہم اس کو نشان بنا دیں گے۔ اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ ابن مریم ہے جو آنے والا تھا جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے۔ اور شک محض نافہمی سے ہے۔" (کشتی نوح ص ۴۸)

(۴) "اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی۔ اور پردہ میں نشو ونما پاتا رہا۔ پھر مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی۔ اور استعارے کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سر خفی کی مجھے خبر نہ دی۔"
(کشتی نوح ص ۴۶)

(۵) "یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے۔ جس نے عیسیٰ ابن مریم کی طرح اپنے زمانے میں کسی ایسے شیخ والد روحانی کو نہ پایا جو اس کی پیدائش کا موجب ٹھہرتا۔ تب خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہوا اور تربیت کے کنار میں لیا۔ اور اپنے بندے کا نام ابن مریم رکھا۔ ... پس مثالی صورت کے طور پر یہی عیسیٰ ابن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلے میں یہ داخل ہے؟"
(ازالہ اوہام ص ۶۵۹)

(۶) "اب یہ بھی جاننا چاہیے کہ دمشق کا لفظ جو "مسلم" کی حدیث میں وارد ہے یعنی صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید مشرقی کے پاس اتریں گے۔ یہ لفظ ابتداء سے محقق لوگوں کو حیران کرتا چلا آیا ہے ..... واضح ہو کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبے کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر فرما دیا ہے کہ قصبہ قادیاں بوجہ اس کے کہ اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں دمشق سے ایک مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے۔"
(حاشیہ ازالہ اوہام ص ۶۳ تا ۷۳)

نوٹ: مرزا صاحب کا یہ فقرہ کہ "محقق لوگوں کو پریشان کرتا چلا آیا ہے" غلط ہے دمشق کے لفظ پر مرزا صاحب سے پہلے کسی صاحب علم کو حیرانی پیش نہیں آئی۔ علم حدیث کے جتنے شارحین گذرے ہیں ان میں سے کسی کے کلام میں بھی حیرانی کا کوئی اثر پایا نہیں جاتا۔ البتہ مرزا صاحب کو ضرور یہ پریشانی لاحق رہتی ہوگی کہ حدیث میں ایک مشہور و معروف مقام کی تصریح ہونے کے باوجود وہ کس طریق سے مسیح موعود بنیں۔

مولانا زاہد الراشدی کی پریس کانفرنس

حکومت پاکستان ملت اسلامیہ کی بھرپور ترجمانی کرے

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے مطالبہ کیا ہے کہ جنیوا میں اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن کے سامنے قادیانیوں کی عرضداشت کے جواب میں حکومت پاکستان معذرت خواہانہ رویہ اختیار نہ کرے اور ملت اسلامیہ کے موقف کی ترجمانی کے لیے تمام مکاتب فکر کے سرکردہ راہنماؤں اور دانشوروں کا وفد جنیوا بھجوایا جائے۔ آج یہاں ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے انسانی حقوق کے بین الاقوامی کمیشن کے سامنے جو موقف اختیار کیا ہے اس سے اس گروہ کی منافقت اور تضاد کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ایک طرف تو یہ گروہ خود کو اقلیت تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہے اور دوسری طرف اقلیتوں کے حقوق کا مطالبہ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حقوق کے مطالبہ سے پہلے قادیانیوں کو خود اپنی حیثیت کا تعین کرنا چاہیے۔ تاکہ ان سے اس کے مطابق گفتگو کی جائے پاکستان کے اندر وہ خود کو اقلیت قرار دینے کے تمام اقدامات اور قوانین کی نفی کر رہے ہیں اور ملک سے باہر وہ اقلیتوں کے حقوق کے نام پر مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں ایسی فضا میں نہ تو حقوق کا تعین ہو سکتا ہے اور نہ ہی ضمانت دی جا سکتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کی علیحدگی بنیادی حقوق کے منافی نہیں ہے کیونکہ یہ اصول مسلمہ ہے کہ کسی نظریاتی ریاست میں کلیدی عہدے اس ریاست کے بنیادی نظریہ کے مخالفین کو نہیں دیے جاتے جیسا کہ روس، چین اور اسرائیل جیسی نظریاتی ریاستوں میں آج بھی ملک کے بنیادی نظریہ سے منحرفین کے لیے کلیدی عہدوں کے دروازے بند ہیں اس لیے اس مسئلہ پر صفائی پیش کرنے اور معذرت خواہ رویہ اختیار کرنے کی بجائے حکومت پاکستان کو ٹھوس اصولی موقف اختیار کرنا چاہیے۔

مولانا زاہد الراشدی نے بتایا کہ انہوں نے گزشتہ روز پاکستان کے ڈپٹی اٹارنی جنرل سید ریاض الحسن گیلانی سے ملاقات کر کے ان سے تبادلۂ خیالات کیا ہے اور انہیں اس سلسلہ میں مرکزی مجلس عمل اور عام مسلمانوں کے موقف اور جذبات سے آگاہ کر دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مرکزی مجلس عمل کے سربراہ مولانا خان محمد صاحب سے بھی ٹیلی فون پر بات ہو گئی ہے اور دوسرے راہنماؤں کے ساتھ صلاح مشورہ کیا جا رہا ہے۔ اور انتخابات کے فوراً بعد مرکزی مجلس عمل کا اجلاس طلب کیا جا رہا ہے جس میں آئندہ لائحہ عمل کے تعین کے علاوہ نو منتخب قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس کے موقع پر اسلام آباد میں کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے پروگرام کی تفصیلات اور جنیوا میں انسانی حقوق کے کمیشن کے سامنے قادیانیوں کی عرضداشت سے متعلق اہم امور پر غور کیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو مرکزی مجلس عمل کا وفد بھی جنیوا بھجوایا جائے گا۔ تاکہ انسانی حقوق کے کمیشن اور عالمی رائے عامہ کو حقائق سے آگاہ کیا جا سکے اور اس صورت حال کی وضاحت کی جا سکے کہ پاکستان میں ظلم و تشدد اور منافقت و ناانصافی کا طرز عمل مسلمانوں نے نہیں بلکہ قادیانیوں نے اختیار کر

باقی صفحہ پر

قسط ۱

حضرت مولانا شاہ سلیمان لاجپوری سورتیؒ

مولانا منظور احمد الحسینی

شمس العارفین، سراج السالکین عارف باللہ حضرت مولانا شاہ سلیمان کا نام آپ کی کتاب "معارف الصوفیہ" میں اس طرح سے درج ہے شاہ ابو محمد عبدالاحد سلیمان بن مولانا حافظ احمد دیوانے حنفی نقشبندی قادری چشتی، شاذلی لاجپوری سورتی۔

آپ کی تاریخ پیدائش و وفات میں اختلاف ہے ایک قول کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۷۹۴ء اور وفات ۱۹۲۴ء میں ہوئی اس طرح آپ نے طویل عمر ۱۳۰ برس پائی۔

آپ لاجپور کے باشندے ہیں یہ شہر سورت (صوبہ گجرات ہندوستان) سے ۱۰ میل کے فاصلے پر ہے

ابتدائی تعلیم

آپؒ نے ابتدائی تعلیم لاجپور کے بزرگ قابل قدر عالم و فاضل مولانا فیض اللہ سے حاصل کی۔ آپؒ صغرسنی سے ہمیشہ اذکار و اشغال میں مشغول رہتے تھے اس لیے بچپن ہی سے تمام اطراف واکناف میں آپؒ کا شہرہ ہوگیا۔ اور حضرت "شاہ صوفی صاحب" کے نام سے مشہور ہوگئے۔

کریمانہ اخلاق

آپؒ تمام اہل اللہ سے نہایت عاجزی و انکساری سے ملتے تھے۔ آپؒ میں مشیخیت اور تصنع نہیں تھا۔ حتیٰ کہ آپ اپنے صاحبزادوں کے شاگردوں سے جو اہل علم ہوتے ان سے بھی نہایت احترام سے ملتے تھے۔ آپؒ علماء سے بھی نہایت تواضع سے ملتے آتے تھے آپؒ کے اخلاق حسنہ مسلم زمانہ تھے، آپ کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے تھے اگر کوئی آپؒ سے بلاوجہ دشمنی کرتا اور آپؒ کو معلوم بھی ہوجاتا، تاہم آپؒ اس سے نہایت خوش اخلاقی سے پیش آتے اور اس کی ایذا دہی کا تحمل کرتے آپؒ کو کیسی ہی تکلیف و بیماری ہوتی مگر اپنے وظائف و اوراد کو نہایت استقلال سے پابندی کے ساتھ ادا فرماتے، کیسی ہی تھکان ہوتی مگر تہجد میں فرق نہیں آتا تھا، اپنے اہل عیال اور ملنے والوں کو ہمیشہ شریعت کی پابندی کی تاکید فرماتے، آپ کا اخلاص اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اپنے ذاتی مفاد و وجاہت کی کبھی پاسداری نہیں کرتے تھے۔ آپؒ ہر شخص کی حاجت روائی میں حتی المقدور حصہ لیتے تھے آپؒ بہت سی ادویات بھی صرف کثیر سے ہمیشہ تیار رکھتے تھے جو مریض آتا اس کو مفت عنایت فرماتے اگر دوا تیار نہ ہوتی تو نسخہ تحریر فرما دیتے۔

تعلق بیعت

دینی توغل (کثرت انہماک) کی وجہ سے آپؒ کے والد ماجد آپؒ کو بہت چاہتے تھے۔ اسی وجہ سے آپؒ کو تمام دنیوی کاروبار سے آپؒ کو علیحدہ کر رکھا تھا۔ چونکہ آپؒ کو قدرتی شوق الٰہی ابتداء عمر سے حاصل تھا اس لیے مختلف علماء وصلحاء اور اولیاء کرام سے آپؒ ملتے اُن کی خدمت کرتے اور ان سے فیض حاصل کرتے چنانچہ اس طرح آپؒ نے مختلف علماء سے مختلف علوم حاصل کیے اور بہت سے بزرگوں سے

اشتغال قادریہ چشتیہ و شطاریہ میں کمال حاصل کرلیا تھا
آپ رح نے مشہور بزرگ، مولانا غلام علی شاہ دہلوی
قدس سرہٗ کے خلیفہ حضرت مولانا شاہ نظام الدین رح سے اجازت
و خلافت حاصل کی۔ یہ مولانا شاہ نظام الدین رح وہی ہیں جن کے
کے دوسرے خلیفہ حضرت موسیٰ جی رح ہیں اور ان سے مشہور
عالم مولانا عین القضاۃ لکھنوی بیعت تھے۔ آپ رح کو باوجود کمال
کے تمام بزرگوں سے ملنے کا نہایت شوق تھا اور اس کے لیے
دور دراز کا سفر کرتے۔ ایک مرتبہ آپ رح سفر کرتے ہوئے،
حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رح کی خدمت میں پہنچے،
آپ رح چند روز حضرت کی خدمت میں رہے حضرت رح نے بھی
آپ رح کو اجازت وخلافت عطا فرمائی۔ اسی طرح سے آپ رح
کبھی شیخ محمد معصوم مجددی کے حلقہ میں تشریف لے جاتے
کبھی سفر کرکے حضرت مولانا محمد صاحب رح کے حلقہ میں اور
کبھی مولانا شیخ ابراہیم الترشہید قدس سرہٗ کی خدمت پہنچتے
اور اس طرح سے آپ رح کا سفر جاری رہتا اور مختلف بزرگوں
سے برکات حاصل کرتے رہتے۔

دینی خدمات ومجاہدات

آپ رح نے جام نگر جیت پور کاٹھیاواڑ کے علاقے میں خوب
تبلیغ کی، لوگ جہالت، خلاف شرع اور گمراہی میں پھنسے ہوئے تھے
آپ رح نے ان پر محنت کی اور محبت کے ساتھ راہ راست پر لگایا
آپ رح نے نیچریت، قادیانیت کے خلاف خوب جہاد کیا۔ یہاں تک
مرزا قادیانی لعین سے آپ رح کا مباحثہ بھی ہوا۔ (جس کو انشاء اللہ آئندہ
ختم نبوت کے شمارے میں شائع کیا جائے گا) آپ رح نے کئی مرزائیوں
کو ارتداد سے ہٹاکر توبہ کرائی اور نئے سرے سے دین اسلام
میں داخل کیا۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ مانڈلے شہر (برما) میں
ایک درویش ہے وہ اس کے مرید سب دل کی نماز پڑھتے ہیں
اپنی عورتوں کو طلاق دیکر تارک الدنیا ہوگئے ہیں۔ سب نے
کفنی کا لباس اختیار کیا ہوا ہے اور نقارہ بجا بجا کر یہ شعر
پڑھتے ہیں:

؎ نہ رکھو روزہ، نہ مر بھوکا نہ جا مسجد میں سجدہ کر
وضو کا توڑ دے لوٹا شراب شوق پیتا جا

یہ سلسلہ دن بدن بڑھتا جا رہا تھا۔ تو آپ رح اپنے
ہمراہ ایک ساتھی کو لے کر وہاں پہنچے اور ان کو اذان دینے کا
حکم دیا پھر بہت دیر تک ان کو سمجھایا آخر کار سب توبہ کرائی
اور پابند صوم وصلوٰۃ کردیا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں، مشہور عالم مولانا،
لیاقت علی نے جنگ آزادی میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ جب
انگریزوں نے غلبہ حاصل کیا اور گرفتاریاں شروع ہوئیں تو
مولانا لیاقت علی سورت کے علاقے میں روپوش ہوگئے۔ اسی دوران
مولانا شاہ سلیمان رح سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ اور آپ نے ان کو پناہ
دی۔ پھر رفتہ رفتہ دونوں حضرات نے مل کر دینی خدمات میں
بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس دور میں ضلع سورت کی مسلمان عورتوں
میں معیوب، ناقص ہندوانہ لباس مروج تھا۔ مسلمان عورتیں گھاگرا
اور لہنگا پہنا کرتی تھیں۔ آپ دونوں حضرات نے اس ہندوانہ لباس
کے ختم کرنے میں ازحد محنت کی۔ آخرکار آپ حضرات کی
حسن سعی سے یہ لباس پہنا عورتوں میں ختم ہوگیا۔ مسلمان
عورتیں کرتہ، پاجامہ اور شلوار پہننے لگیں اور اوڑھنی (دوپٹہ)
کے علاوہ "سربند" سے سر کو باندھنے لگیں اس وقت سے یہ
لباس دیگر برصغیر کی مسلمان عورتوں سے بھی ستر میں بڑھا
ہوا ہے۔ اور آج تک گجراتی مسلمان عورتوں میں چلا آرہا ہے۔

گرفتاری ونظربندی

مولانا لیاقت علی رح کی روپوشی کے بعد انگریز حکومت مولانا
موصوف کی تلاش میں رہی آخر اس کو پتہ چلا کہ وہ ضلع سورت
میں روپوش ہیں اور وہاں مولانا شاہ سلیمان کے ساتھ رہتے ہیں
چنانچہ حکومت نے آپ دونوں حضرات کو گرفتار کرلیا۔ مولانا
لیاقت علی رح کو کالا پانی کی سزا دی۔ جب کہ آپ رح کو چھ مہینہ
کے لیے سورت شہر کے قلعہ میں نظر بند کردیا گیا۔

اسفار حج

رہائی کے بعد آپ رح نے پہلا حج کیا اور بہت سے علماء اور
اولیاء کرام سے حرمین شریفین میں ملاقات کی جب کہ دوسرا حج
آپ رح نے ۱۸۷۳ء میں کیا اس حج کے دوران بھی آپ رح نے

مشہور بزرگوں سے فیوض و برکات حاصل کیں۔

آپ کی دینی غیرت کا عجیب واقعہ

آپؒ دینی امور میں اپنی جان کے خطرہ سے اندیشہ نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ آپؒ کے عالم شباب میں لاجپور سے قریب چار میل دور ایک قصبہ کستیا نامی تھا۔ وہاں ایک مرتبہ شیطانی حرکت سے کچھ عجیب شعبدہ ظہور میں آیا وہ یہ کہ بستی کے کنارہ پر ایک کھجور کا درخت سورج کی حرکت کے مطابق متحرک ہونے لگا اور زوال آفتاب سے جھکتے ہوئے بوقت غروب زمین پر لگ جاتا اور پھر طلوع آفتاب سے سیدھا ہونا شروع ہوتا تو عین دوپہر کو بالکل سیدھا کھڑا ہو جاتا۔ اس عجیب واقعہ کی شہرت سے دور دراز سے تمام ہندو مسلمان اس کی زیارت کو ٹوٹنے لگے۔ اور اس کے نام کی منتیں ماننے لگے اور نذر و نیاز، ناریل اور پھول وغیرہ کے چڑھاوے چڑھنے لگے اور اس کے تنے اور شاخوں میں آسیب زدہ اور بیماروں کی شفا کے لیے تاگے اور ڈورے باندھے جانے لگے اور قسم قسم کی شرکیہ رسمیں ہونے لگیں اور اس کی بڑی پرستش شروع ہوگئی۔ اس وقت یہ قصبہ ریاست بڑودہ گائیکواڑ کے ماتحت واقع تھا۔ ریاست کے عملداروں کی طرف سے اس کی حفاظت کے لیے پولیس کا پہرہ بھی لگ گیا۔

جب آپؒ نے دیکھا کہ یہاں عنقریب ایک بڑا شرک ہونے لگے گا لہذا ابتداء ہی سے اس کا قلع قمع ہونا چاہیے ورنہ پھر اس شرک کے اڈے کا اکھاڑ پھینکنا مشکل ہو جائیگا۔

آپؒ نے ہمت فرمائی اور طلبہ کے ساتھ یہ طے کیا کہ اس درخت کو کاٹ دینا چاہیے۔ اس میں اگر گرفتار ہو کر ہمیں سزا بھی ہو جائے تو کچھ پرواہ نہیں۔ چنانچہ آپؒ نے ایک دن عشاء کی نماز کے بعد جب کافی رات گذر گئی چند طلبہ کو ہمراہ لے کر وہاں پہنچے۔ اتفاقاً اسی بستی میں کسی کے ہاں شادی کی تقریب تھی۔ تمام لوگ تماشہ وغیرہ میں مشغول تھے۔ اس کھجور کے درخت کے اطراف میں کئی پولیس والے تلوار لئے ہوئے اور دیگر اردگرد بیٹھے ہوتے تھے۔ آپؒ نے سب سے پہلے لباس تبدیل کیا۔ اور طلبہ میں سے ہر ایک نے ایک ایک پولیس والے کا ہاتھ خوب مضبوط پکڑ کر جھٹکا دے کر اٹھایا اور دور لے جا کر اُن کو زبردستی لٹا دیا پولیس والوں پر بھی قدرتی ہیبت کچھ ایسی طاری ہوگئی تھی کہ سب ساکت اور دم بخود رہ گئے اور آپؒ نے کلہاڑے سے درخت کاٹنا شروع کر دیا۔ کاٹتے جاتے تھے اور لا الٰہ الا اللہ کے نعرے بھی زور زور سے لگاتے جاتے تھے۔ آخرکار اس کو کاٹ کر پھینک دیا اور راتوں رات واپس آگئے۔ اور فجر کی نماز میں شریک ہوگئے۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں نے پولیس والوں سے پوچھا، تو پولیس والوں نے کہا کہ بہت سے سبز پوش سواروں نے آکر درخت کو راتوں رات کاٹ ڈالا ہے۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے اور نہ ہم میں طاقت تھی۔ کہ ان کو روکتے اس طرح آپؒ کی ہمت جرأت سے شرک کا اڈہ ختم ہو گیا۔

آپؒ کی تصانیف

معارف الصوفیہ المعروف اشارات العارفین آپؒ کی تصنیف تصوف پر ہے عجیب و غریب کتاب ہے ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے آخر میں آپؒ کے حالات ہیں۔ جو آپؒ کے نواسے مولانا محمد یوسف نے لکھے ہیں ساتھ ہی آپؒ کا وصیت نامہ بھی آخر میں درج ہے۔

اسکے علاوہ بھی آپؒ کی بہت تصانیف ہیں۔ یہ تمام اب ایک ضخیم مجموعے میں جمع کر دی گئی ہے۔ جس کا نام باغ عارف ہے۔

مدرسہ ڈابھیل کے بانی و مہتمم مولانا احمد حسنؒ و صدر مدرس و مہتمم دوم مولانا ابراہیم بزرگ و دیگر علماء آپؒ ہی کے سلسلۂ تعلیم سے فیض یافتہ ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کو شبہ میں نہ ڈالو نہ اس سے مزاح کرو نہ ایسا وعدہ کرو جس کے بعد ـــــ وہ وعدہ خلافی کرو۔ (ترمذی)

بہشتی مقبرہ کے متعلق

مولانا محمد شریف جالندھری رح

قادیاں میں بہشتی مقبرہ کے نام سے ایک قبرستان ہے جس کی تقدیس کے متعلق مرزائیوں کے عقائد درج ذیل ہیں تقسیم کے بعد انہی شرائط کے تحت موصی صاحبان کے لئے ربوہ میں ایک قطعہ خاص کر لیا گیا۔ ملک اور بیرون ملک سے مرزائیوں کی لاشیں لائی جاتی ہیں۔ اور اس قطعہ میں امانتاً دفن کی جاتی ہیں۔ کیونکہ اصل جنت کا ٹکڑا قادیاں میں ہے۔ اور خوشخبری دی جاتی ہے کہ جوں ہی متوفی کے ورثاء کو انجمن کارپردازان مصالح قبرستان ربوہ کی طرف سے اجازت ہوئی ان لاشوں کو قادیاں پہنچا دیا جائے گا۔ جن لوگوں نے شرائط پوری نہیں کیں۔ وہ چاہے جنرل اختر حسین ملک ایسے جرنیل ہوں۔ بہشتی مقبرہ میں جگہ نہیں مل سکی۔ (مرتب)

"ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ۔

اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسی شرائط لگا دی جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق دل اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں"

۱۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اسی قبرستان میں دفن ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف (تکمیل احاطہ وغیرہ) کے لئے چندہ داخل کرے۔ ۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے کہ اس کی موت کے بعد وہ دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ کہ ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے زیادہ لکھ دے۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو۔ اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی۔ ان کو بجز صندوق قادیاں میں لانا ناجائز ہوگا۔ اور نیز ضروری ہوگا کہ کم از کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں۔ اگر کوئی صاحب خدا نخواستہ طاعون کے مرض سے فوت ہوں ان کی نسبت یہ ضروری حکم ہے کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھ کر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے جائیں۔ (کیونکہ طاعون سے متوفی پر دو برس تک بہشتی مقبرہ کی رحمتیں نازل نہیں ہوتیں (مرتب)

اگر کوئی دسواں حصہ جائداد کی وصیت کرے اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پائیں جہاں سے

میت کو لانا متعذر ہو تو ان کی وصیت قائم رہے گی۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ اس قبرستان میں دفن ہوئے ہیں اور جائز ہوگا کہ ان کی یادگاریں اسی قبرستان میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے اور اس پر واقعات لکھے جائیں۔ اگر خدانخواستہ کوئی ایسا شخص ہو جو رسالہ الوصیت کی رو سے وصیت کرتا ہے۔ مجذوم ہو جس کی جسمانی حالت اس لائق نہ ہو جو وہ قبرستان میں لایا جائے تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہری مناسب نہیں ہے کہ اس قبرستان میں لایا جائے۔"

"میری نسبت اور میرے اہل وعیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو ان کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔" (خود غرضی اور حفظ ماتقدم) (مرتب)

(الوصیۃ صلا تا ۲۳ مصنفہ مرزا غلام قادیانی)

۲۔ مقبرہ بہشتی اس سلسلہ کا ایک ایسا مرکزی نقطہ ہے اور ایسا عظیم الشان انسٹی ٹیوشن یعنی محکمہ ہے۔ جس کی اہمیت ہر دوسرے محکمہ سے بڑھ کر ہے (1/10 حصہ جائداد ملنے سے اطراف ملک میں جائداد ہی جائداد ہوگی) (مرتب)

یہ وہ نعمت ہے کہ جس کو آدم کے وقت سے اس وقت تک کے لوگ ترستے مرگئے۔ گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ آدم اول کو جب شیطان نے ایک عارضی بہشت سے نکالا تھا تو اس کی تلافی کے لئے چھ ہزار سال بعد پھر آدم ثانی کی معرفت یہ محکمہ دائمی جنت میں داخل ہونے کا اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کے لئے کھولا ہے۔ (فردوس اعلیٰ عارضی جنت، بہشتی مقبرہ دائمی جنت نعوذ باللہ)

اگلے زمانہ میں انبیاء اپنے بعض خاص خاص مقربوں کو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دیا کرتے تھے اور یہاں تو یہ نظر آتا ہے کہ بہشت کا دروازہ کھل گیا ہے۔ صرف ذرا کھڑا ہونے اور قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔

(اس میں بھی مرزا غلام احمد کے سب نبیوں سے افضل ہونے کا اشارہ ہے) (مرتب)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ ص۹ - ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶)

۳۔ آج تمہارے لئے ابوبکرؓ و عمرؓ کی فضیلت حاصل کرنے کا موقع ہے اور وہ بہشتی مقام موجود ہے جہاں تم وصیت کرکے اپنے پیارے آقا المسیح الموعود کے قدموں میں دفن ہو سکتے ہو۔ اور چونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود رسول کریم کی قبر میں دفن ہوگا اس لئے تم اس مقبرہ میں دفن ہو کر خود رسول اکرم کے پہلو میں دفن ہوگے۔ اور تمہارے لئے اس خصوصیت میں ابوبکرؓ کے ہم پلہ ہونے کا موقعہ ہے۔"

(شیدایان رسول اکرم غور فرمائیں)

(اعلان مندرجہ الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۲۹۹

فروری ۱۹۱۵ء)

جناب کریم بخش مغل کو سپرد خاک کر دیا گیا

کوئٹہ (مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور مغل ریڈیو سروس کے مالک منظور احمد مغل، اور مشتاق احمد مغل کے والد کریم بخش مغل کو کاسی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا جنازہ میں اعلیٰ سرکاری حکام تاجروں، کونسلروں، علماء، سیاسی رہنماؤں اور معززین شہر کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہنگامی اجلاس میں جناب کریم بخش مغل کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ منظور احمد مغل اور دیگر پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا گیا۔ مولانا محمد منیر العربی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا محمد انور، حافظ حسین احمد، قاری عبدالرحمان، مولوی عبدالمجید خان مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے نائب امیر چوہدری طفیل احمد احرار، مجلس عمل کے رابطہ سیکرٹری راحت ملک، محسن رامی ایڈووکیٹ، کونسلر زاہد مقیم انصاری ایڈووکیٹ چوہدری عبدالوہاب، مسرت حسین قریشی، فیاض حسن سجاد، ملک اکرم غازی اور دیگر سماجی حلقوں نے منظور احمد مغل اور پسماندگان اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی ریڈیو ڈیلرز نے مرحوم کے سوگ میں دکانیں بند رکھیں مرحوم کی رسم سوئم بروز منگل بعد نماز ظہر مشتاق احمد مغل کے مکان نزد مکی مسجد میکانگی روڈ میں ادا کی گئی۔

ٹیلیکس ۲۷۱۹

تار کا پتہ شاہین کراچی

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمدللہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں۔ جہاز راں کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل
ہیں

فون: ۲۷۱۸۴۲، ۲۷۱۸۹۴، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

کاروانِ ختمِ نبوت

☆ ———— ربوہ میں دو قادیانی گھرانوں کا قبولِ اسلام

☆ ———— مجلس کے انتخابات

☆ ———— "قادیانیت ایک ناسور ہے" ع۔غ۔کراروی

ربوہ

محترم جناب ریاض حسن قناۃ اپنی ایک رپورٹ میں لکھتے ہیں

کہ جمعہ ۸، مارچ کو شیخ المشائخ پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم، امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ربوہ مسجد محمدیہ شام ۵ بجے تشریف لائے۔ حضرت اقدس کے استقبال کے لیے مولانا خدابخش صاحب خطیب ربوہ، قاری شبیر احمد عثمانی امام جامع مسجد محمدیہ ربوہ، قاری عبدالباری، چوہدری محمد انوار الحق صاحب محمد یوسف صاحب و دیگر جماعتی احباب کثیر تعداد میں موجود تھے۔

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں حضرت الامیر نے کارکنوں کو خطاب کیا اور مجلس کے آئندہ پروگرام پر ہدایات دیں اور فرمایا کہ جماعت کے کام کو وسعت دی جائے اور ممبر سازی کرکے مقامی جماعت کا انتخاب کرا کے مرکز کو مطلع کیا جائے۔ تاکہ مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کے انتخابات ہو سکیں۔

اسی اثناء میں ایک قادیانی ربوہ کا رہنے والا وحید احمد خان ولد رشید احمد خان قوم راجپوت بھٹی سکنہ مکان نمبر ۲۳/۸ اقصیٰ روڈ ربوہ حاضر ہوا۔ اس نے مولانا خدابخش شجاع آبادی اور قاری شبیر احمد عثمانی کو بلا کر کہا کہ میں مرزائیت ترک کرکے اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ اور مجھے یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا ہے۔ اور مرزائیت ایک فراڈ ہے۔ مولانا خدابخش صاحب اور قاری شبیر احمد نے اُسے خوش آمدید کہا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ آپ خوش نصیب ہیں کہ ہماری جماعت کے امیر حضرت شیخ المشائخ تشریف فرما ہیں آپ ان سے ملیں چنانچہ وہ نوجوان حضرت الامیر سے ملا اور اپنی آمد کا مقصد بیان کیا۔ حضرت الامیر نے اسے کلمہ طیبہ پڑھایا اور اقرار کرایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداتعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ اور آپ ؐ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت حاصل نہیں کرسکتا۔ جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ شخص چاہے مرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ ہو یا کوئی اور وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اس نوجوان نے اپنی زبان سے اقرار کیا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ کو اس کے تمام دعاوی میں جھوٹا اور کافر سمجھتا ہوں۔ حاضرین مجلس نے اس نوجوان کو مرزائیت چھوڑنے پر مبارک باد پیش کی اور تمام حاضرین مجلس میں خوشی کی لہر دوڑ گئی بعد میں حضرت الامیر نے اس نوجوان نومسلم کے لیے بڑی رقت آمیز خصوصی دعا فرمائی۔ اس نوجوان نومسلم وحید احمد خان نے اپنے مسلمان ہونے پر اپنے ہاتھ سے ایک تحریر بھی لکھ کر دی۔ جس میں لکھا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ کو جھوٹا کافر دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا آخری نبی سمجھتا ہوں۔

مولانا خدابخش خطیب ربوہ ضلع میانوالی کے تبلیغی دورہ پر

مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان کے حکم پر مولانا

خدابخش خطیب جامع مسجد محمدیہؒ ربوہ آج کل ضلع میانوالی، بھکر، لیہ کے تبلیغی، تنظیمی دورہ پر روانہ ہوگئے۔ ان اضلاع میں مولانا مجلس تحفظ ختم نبوت کی ممبر سازی اور مقامی مجالس کا انتخاب کرائیں گے۔

یاد رہے کہ مرکز کی ہدایت پر مطابق پورے ملک میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی ممبر سازی اور مقامی مجالس کے انتخابات زور و شور سے شروع ہیں۔

ان انتخابات کے مکمل ہونے کے بعد مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کا انتخاب منعقد ہوگا۔

مانسہرہ

۹ مارچ ۸۵ء کو مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کا انتخابی اجلاس زیر صدارت مولانا خالد عبداللہ صاحب خطیب جامع مسجد مرکزی، منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز جناب قاری فضل ربی صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولانا منظور احمد شاہصاحب نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی۔

اجلاس میں متفقہ طور پر درج ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

سرپرست: حضرت مولانا عبدالحق صاحب خطیب جامع ناڑی۔

امیر: حضرت مولانا خالد عبداللہ خطیب جامع مسجد مانسہرہ۔

نائب امیر اول: حضرت مولانا نذیر احمد صاحب خطیب

نائب امیر دوم: حضرت مولانا نور محمد صاحب خطیب خواجگان

ناظم اعلیٰ: قاری فضل ربی صاحب پرنسپل معہد القرآن الکریم مانسہرہ۔

ناظم اول: جناب حاجی ٹنکیاری صاحب

ناظم دوم: مولانا عبدالغفور صاحب خطیب جامع مسجد حنفی مانسہرہ۔

ناظم تبلیغ: منظور احمد شاہ صاحب

ناظم نشریات: قاری محمد افضل خطیب جامع مسجد ڈب دا مانسہرہ

خازن: محمد انور سلطان گرین ہوٹل مانسہرہ

اس کے علاوہ تیس ارکان پر مشتمل مجلس شوریٰ بھی قائم کی گئی

اجلاس میں اسلام آباد ختم نبوت کانفرنس جوکہ ۲۲ مارچ کو ہورہی ہے۔ پر بھی غور کیا گیا اور فیصلہ ہوا کہ مانسہرہ سے کثیر تعداد لوگ قافلوں کی صورت میں اسلام آباد جائیں گے ہر طبقۂ زندگی سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ دفتر کشمیر روڈ سے رابطہ قائم رکھیں۔ اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ ہر ممبر مجلس شوریٰ اور عہدیدار، بجھری میں چلنے والے تین مقدموں کی تاریخوں پر ضرور عدالتوں میں حاضر ہوں۔ یہ مقدمات مرزائیوں کے خلاف آرڈیننس کی خلاف ورزی پر قائم کیے گئے ہیں۔ اور مختلف عدالتوں میں چل رہے ہیں۔

اجلاس کے آخر میں درج ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ مولانا اسلم قریشی کیس ملٹری انٹیلی جنس کے حوالے کیا جائے۔

۲۔ مرزائیوں کی مسلح دیگر مسلح تنظیموں پر فی الفور پابندی لگائی جائے۔

۳۔ مرزائیوں کو کلیدی عہدوں پر سے برطرف کیا جائے نیز مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

۴۔ مولانا نور محمد صاحب۔ جوکہ اسلام آباد میں قتل ہوئے اجلاس

ربوہ میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

جامع مسجد محمدیہؒ ریلوے اسٹیشن ربوہ میں ایک قادیانی حنیف احمد ولد لطیف احمد قوم کھوکھر سکنہ محمد باب ابواب مکان نمبر ۱/۲ ربوہ نے مورخہ یکم مارچ بروز جمعہ کے عظیم الشان اجتماع میں قاری شبیر احمد عثمانی، امام جامع مسجد محمدیہؒ مجلس تحفظ ختم نبوت ریلوے اسٹیشن ربوہ، کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

حنیف احمد نومسلم نے جمعہ کے اجتماع میں کہا میں مرزائیت سے اعلان بیزاری کرتا ہوں اور میں اعلان کرتا ہوں کہ میں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا تعالیٰ کے آخری اور سچا نبی مانتا ہوں۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر کاذب اور دجال سمجھتا ہوں۔ قاری شبیر احمد عثمانی نے نومسلم حنیف احمد کے لیے استقامت کی دعا کرائی اور ربوہ کے مسلمان شہریوں نے اور نمازیان جامع مسجد محمدیہؒ، ربوہ نے نومسلم کو مبارکباد دی

واضح رہے کہ اس سے قبل بھی بہت سے قادیانی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مرکز جامع مسجد محمدیہؒ ربوہ میں قاری شبیر احمد صاحب عثمانی اور مولانا خدابخش صاحب خطیب ربوہ، کے ہاتھ پر اسلام قبول کرچکے ہیں۔

بس گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کی گئی۔ آخر میں امیر صاحب کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا

ڈیرہ اسمٰعیل خان

جناب محمد شعیب گنگوہی اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان کی مجلس عمومی کا انتخابی اجلاس مرکزی ہدایات کے مطابق رکنیت سازی کے بعد مورخہ ۲۰ مارچ ۸۵ بعد از نماز عشاء دفتر ختم نبوت میں زیر صدارت حضرت مولانا شیخ الحدیث سراج الدین صاحب، منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل عہدیداران کو تین سال کے لیے منتخب کیا گیا۔

امیر : محمد ریاض الحسن گنگوہی صاحب۔

ناظم : حاجی مہربان صاحب۔

ناظم تبلیغ : مولانا حکیم کلیم اللہ صاحب۔

ناظم نشرواشاعت : حافظ قاری الٰہی بخش صاحب۔

اس کے علاوہ مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مجلس عمومی میں ڈیرہ کی نمائندگی کے لیے تین ارکان کو منتخب کیا گیا جو حسب ذیل ہے۔

۱۔ حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب (۲) ریاض الحسن گنگوہی ۳۔ حاجی مہربان صاحب۔

ضلع ڈیرہ کی مجلس شوریٰ تحفظ ختم نبوت کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شیخ الحدیث مولانا سراج الدین صاحب ۲۔ مولانا احمد شعیب صاحب ۳۔ مولانا علاؤ الدین صاحب ۴۔ مولانا قاری محمد نواز صاحب ۵۔ مولانا غلام رسول صاحب ۶۔ مولانا محمود الحسن صدیقی صاحب ۷۔ مناظر اسلام مولانا حافظ حبیب اللہ صاحب ۸۔ پروفیسر احسن فاروقی صاحب ۹۔ شیخ عزیز الرحمٰن صاحب ۱۰ حافظ محمد سلطان صاحب میرن ۱۰۔ حکیم شمس الدین صاحب لکی ترین۔

سیالکوٹ

حضرت مولانا مفتی مختار احمد نعیمی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ تحریک ختم نبوت کی کامیابی اور مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے تمام مکاتب فکر کے علماء کی مکمل یک جہتی اور تعاون سے کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا جو لوگ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں عوامی جذبات کی پاسداری نہیں کریں گے۔ ان کا محاسبہ کیا جائے گا۔

حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے اور تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور عوام اس سلسلہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی فتنہ بالآخر ختم ہو کر رہے گا۔ اور ملت اسلامیہ اس فتنہ کی سازشوں کو زیادہ دیر نہیں چلنے دے گی۔

علامہ ع۔ غ کراروی نے کہا کہ قادیانیت ایک ناسور ہے جب تک اس ناسور کو جڑ سے اکھاڑ کر نہیں پھینکا جائے گا۔ ملک میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اسلام کی دعویدار حکومت دو سال سے مبلغ ختم نبوت، مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کا سراغ نہیں لگا سکی۔

کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعہ تحریک ختم نبوت کے عظیم راہنما مولانا محمد شریف جالندھری رح کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی دینی و قومی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اور ان کی مغفرت کے لیے دعا کی گئی۔ ایک اور قرارداد میں مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کی تفتیش کرنے والی ٹیم کو برطرف کر کے کیس ملٹری انٹیلی جنس کے سپرد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ تفتیش میں مسلسل تاخیر قادیانیوں اور بدعنوان افسران کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے جس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مرزا طاہر احمد کو انٹرپول کے ذریعہ واپس بلا کر اسلم قریشی اغواء کیس میں شامل تفتیش کیا جائے۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ فوج اور سول کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔ اور باقی ملازمتوں میں ان کا کوٹہ آبادی کے تناسب سے مقرر کیا جائے ایک قرارداد میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرنے اور صدارتی آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کا مطالبہ کیا گیا۔ کانفرنس میں ضلع سیالکوٹ کے مختلف علاقوں سے ہزاروں افراد نے شرکت کی اور مقررین نے تحریک ختم نبوت کے خلاف محمد حنیف رامے اور عزیز الحسن کے بیانات پر کڑی نکتہ چینی کی۔

مانسہرہ

اس وقت مانسہرہ کی مختلف عدالتوں میں تین مقدمے مرزائیوں کے خلاف قائم ہیں۔ ان میں سے ایک مقدمہ کا فیصلہ فروری کے پہلے ہفتے میں سنادیا گیا یہ مقدمہ یوسف نامی مرزائی کے خلاف قائم تھا۔ یوسف مرزائی جی ٹی ایس مانسہرہ کا ڈرائیور انچارج تھا۔ اور کلیدی پوسٹ پر قائم رہتے ہوئے کافی اثر و رسوخ رکھتا تھا اس نے گذشتہ رمضان المبارک میں اعتکاف کیا۔ اور علی الاعلان اذان دلاتا رہا اور باجماعت نماز ادا کرنے کا انتظام کرتا رہا۔ مگر دلتے کے غیور مسلمانوں نے اس فراڈ کو زیادہ عرصہ نہ چلنے دیا اور مقدمہ دائر کردیا شہادتیں پیش ہوئیں مقدمہ دفعہ نمبر ۲۹۸/c کے تحت چلتا رہا۔

بالآخر ای۔ اے۔ سی فرسٹ مجسٹریٹ جناب نیکو بار خان صاحب ـــــ نے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے یوسف مرزائی کو ایک سال قید اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا سنادی۔ جس پر مانسہرہ کی تمام مساجد کے خطباء نے اس فیصلے کو سراہتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور مصطفیٰ خان، شیر افضل خان و دیگر وکلاء صاحبان اور عوام الناس اور شہریوں کو جنہوں نے مقدمے کے دوران بھرپور تعاون کیا ان کا بھی شکریہ ادا کیا گیا۔

مانسہرہ کے مقتدر علمائے کرام مولانا عبدالغنی صاحب، خطیب جامع مسجد نازی، قاری فضل ربی صاحب مہتمم معہد القرآن، مفتی محمد داؤد صاحب مہتمم قاسم العلوم مانسہرہ، قاضی مشتاق، مولانا خالد عبداللہ صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد و دیگر علماء کرام نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت، مرزائیوں کو جلد از جلد کلیدی عہدوں سے سبکدوش کرے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات منظور کرے۔

بقیہ: خصائل نبوی ؐ

میں کوئی سوتے ہوئے یا نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہے تو دیکھ سکتا ہے۔ یعنی اگر کوئی چاہے کہ اول رات میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتا ہوا دیکھوں تو کسی دن یہ بھی مل جاتا اور اس وقت سوتا ہوا دیکھنا چاہے تو یہ بھی مل جاتا۔ اس لیے کہ رات کا ہر حصہ کسی نہ کسی دن حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں گذارتے تھے اور اس کی دو مصلحتیں سمجھ میں آتی ہیں۔ اول تو یہ کہ عبادت جو اصل مقصد اور آدمی کے وجود کی غرض ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے رات کے ہر حصہ کو کبھی نہ کبھی اس کی برکات میسر ہوجائیں اور قیامت میں رات کا ہر حصہ اپنے اندر عبادت کا وجود رکھے۔ دوسرے یہ کہ عبادت جب ایک ہی وقت میں ہوتی رہے تو بمنزلہ عادت کے بن جاتی ہے۔ پھر مشقت کا لطف نہیں رہتا اور جب رات کے مختلف حصوں میں عبادت کی جائے گی تو عادت نہ بنے گی۔

۳۶ احمدیوں کی گرفتاری

کراچی فروری ۲۲۔ شارع فیصل کینٹ بازار جمعہ کے دن صبح کے وقت ۳۶ قادیانیوں (احمدیوں) کو پولیس نے گرفتار کرلیا کیونکہ وہ کلمہ کو چھوٹے طریقے سے بینر اور بیج کے اوپر لکھ کر پھر رہے تھے۔ ۳۶ میں سے ۳۵ کو ضمانت کے طور پر رہا کردیا گیا اور ایک مرزا ناصر احمد شاہ کو فیصل روڈ کی پولیس نے مقدمہ کے لیے درج کیا۔

پولیس کے مطابق ملزم بینر اور بیج پر کلمہ لکھ کر ظاہر کر رہے تھے، جو کہ آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے جس میں قادیانیوں (احمدیوں) کو کافر قرار دیا گیا ہے۔

جب کہ احمدیوں نے کہا کہ پولیس نے ۴۲ احمدیوں کو گرفتار کیا تھا۔ اور مرزا ناصر احمد کو ضمانت کے طور پر رہا کرنا گوارا نہ کیا۔ ان لوگوں نے یہ بھی کہا کہ پولیس نے ان کی عبادت گاہوں میں سے کلمہ کو مٹا دیا اور کہا کہ پولیس نے اونچے طبقے کے حکم سے ایکشن لیا۔

(روزنامہ 'ڈان' ۲۳ فروری کراچی)

سو ۱۰۰ قادیانی گرفتار

پنجاب کے مختلف ضلعوں میں تقریباً ایک سو ۱۰۰ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کے بیج لگانے کے سبب گرفتار کیا گیا ہے۔ قادیانیوں کی لیگل ایڈ کمیٹی نے اخباری بیان دیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ پنجاب کی وزارت داخلہ نے ڈویژنل کمشنروں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ قادیانی (احمدی) عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ کو مٹایا جائے اس کے نتیجے میں فیصل آباد میں ۵۰ قادیانیوں کو گرفتار کرلیا گیا اور پچھلے دو دنوں میں اوکاڑہ میں ۱۹ اور ساہیوال میں ۲۳ قادیانیوں کو گرفتار کیا گیا۔ (روزنامہ 'ڈان' کراچی ۲۰ فروری)

رپورٹ : منظور احمد الحسینی

سوڈان میں نفاذ اسلام کی برکات

سوڈان میں ایک مرتد کا قتل

سوڈان شرعی حدود کی نفاذ کے بعد دن بدن امن چین اور سکون کا گہوارہ بنتا جا رہا ہے شرعی حدود کا نفاذ سوڈانی صدر جعفر نمیری نے ۱۹۸۳ء میں کیا۔ صدر جعفر نمیری نے ایک انٹرویو کے مطابق جو انہوں نے کویت کے ایک اخبار کو دیا ہے کہا کہ :

"اسلامی قوانین کے نفاذ کے بعد سنگین قسم کے جرائم میں چالیس فیصدی کمی ہوئی ہے وہاں پہلے ہر ۶۲ منٹ میں ایک قتل، ہر سات گھنٹہ میں ایک مسلح ڈکیتی، اور ہر دس گھنٹہ میں آبروریزی کی ایک واردات ہوتی تھی، اب سب جرائم میں مجموعی طور سے چالیس فیصد کمی۔ ان احکام' کے نفاذ کے بعد ہوگئی ہے"

(بحوالہ تعمیر حیات لکھنؤ ۱۰ فروری ۸۵ء ص ۸)

اس انٹرویو کے مطابق اب تک ملک میں صرف سات اشخاص کے ہاتھ کاٹے گئے ہیں۔

جہاں صدر سوڈان نے چوری ڈاکے کی حد عملی طور پر جاری کی ہے وہاں حد ارتداد کو بھی عملی طور پر نافذ کیا ہے۔ ایک مرتد ملحد زندیق محمود محمد طہ کو جنوری ۸۵ء میں ارتداد ہونے کے جرم میں سزائے موت دے دی ہے

اس سلسلے میں فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز رئیس المجمع الفقہی الاسلامی اور ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف جنرل سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی نے ٹیلیگرام کے ذریعہ سوڈان کے صدر جعفر نمیری کو بھرپور مبارکباد دی ہے۔

(اخبار العالم الاسلامی)

سزائے موت کی تفصیلات درج ذیل ہیں :

حکومت سوڈان نے "اخوان الجمہوریین" کے لیڈر محمود محمد طہ کو مرتد ہونے کے جرم میں سزائے موت دے دی محمود طہ خرطوم کے رہنے والے تھے۔ مرزا غلام احمد کی طرح انہوں نے کسی دارالعلوم یا اسلامی مدرسے سے باقاعدہ اسلامی تعلیم حاصل نہیں کی تھی بلکہ خرطوم یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی تھی۔

۱۹۴۶ء میں انہوں نے اپنی جماعت کی بنیاد رکھی تھی انہوں نے اپنی معروف کتاب "الرسالۃ الثانیہ" اور دوسری کتب میں اپنی یہ فکر پیش کی کہ حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شریعت ان کے اپنے زمانے کے لئے ہی قابلِ عمل تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہی وہ شریعت منسوخ ہو گئی۔ اب حالات اور وقت کے تقاضوں کیمطابق جدید شریعت، اجتہاد کے ذریعے بنانے کی ضرورت ہے وہ نماز پنجگانہ کے تارک اور اس کو غیر ضروری سمجھتے ہوئے اپنی

ذاتی تشریح کرتے تھے۔

زکوٰۃ کے بارے میں ان کا اجتہاد اسلام کی تشریح سے ہٹ کر یہ ہے کہ اب وقت کے تقاضوں کے مطابق اس میں کمی و بیشی کی جا سکتی ہے۔ ڈھائی فیصد شرح رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے کی شریعت کے لئے تھی، روزے کا تصور ان کے ہاں اتنا ہے کہ روزہ رکھ کر بھی دن کو روزے دار کھا پی سکتا ہے بشرطیکہ پیٹ بھر کر نہ کھائے۔

حج کے بارے میں انہوں نے رائے دی کہ میں تو دل کا طواف کرتا ہوں رہا حج کا وہ طریقہ جس پر چودہ سو سال سے مسلمان حج کرتے آ رہے ہیں وہ بھی بت پرستی کی ایک شکل ہے (نعوذ باللہ)

جہاد کے بارے میں بھی وہ مرزا قادیانی کی طرح کہتے ہیں کہ وہ منسوخ ہو چکا ہے مسلمانوں کو صرف تبلیغ اور تدریس کا فریضہ انجام دینا چاہیئے۔

ان کے ماڈرن اجتہاد کے مطابق عورت اور مرد کے برابر حقوق ہیں۔ بایں معنی کہ تمام سرکاری اداروں میں ملازمتوں میں ان کے حقوق مساوی ہونے چاہئیں۔ مرد کی طرح عورت کو بھی طلاق دینے کا حق ہے اور ان کا باہمی اختلاط جائز ہے۔ اس کے ان کفریہ عقائد و نظریات کی بناء پر نہ صرف سوڈان کے علماء نے انہیں مرتد قرار دیا بلکہ سوڈان کے باہر جامعہ ازہر (مصر) کے علماء نے بھی اسے مرتد اور زندیق قرار دے کر جنرل نمیری سے درخواست کی تھی کہ ان کی دعوت اور سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

رابطہ عالم اسلامی نے بھی اسے مرتد قرار دیا۔ اور سوڈان کی حکومت کو مشورہ دیا کہ محمود طہٰ کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ حکومت سعودی عرب نے ان کے داخلہ پر پابندی لگا رکھی تھی۔ حکومت سوڈان نے محمود طہٰ کو اس کے مرتدانہ اور زندیقانہ عقائد کی وجہ سے گرفتار کر کے عدالت عالیہ میں مقدمہ دائر کر دیا۔

چنانچہ قاضی حسن ابراہیم المہدوی نے تاریخی فیصلہ صادر کیا کہ یہ مرتد ہے اور اس پر شرعی سزا جاری کی جائے پہلے اسے اپنے نظریات و افکار سے رجوع کا موقع دیا گیا جب اس کے اپنے اعتقادات سے ہٹنے کے کوئی امکانات حکومت نے نہ دیکھے تو جنوری ۸۵ء میں انہیں وہ سزا دی گئی جو اسلام نے مرتد کیلئے مقرر کی ہے۔

ہم حکومت سوڈان اور اس کے صدر جناب جعفر نمیری کو اپنی اور تمام مسلمانان پاکستان کی طرف سے بھرپور مبارکباد دیتے ہیں، شرعی حدود کے نفاذ میں حکومت پاکستان کے لئے یہ ایک عمدہ مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حکومت کو بھی تقلید کی توفیق عطا فرمائے۔

حکومت مولانا اسلم قریشی کی بازیابی پر خصوصی توجہ دے، مولانا اجمل خان

لاہور (پ ر) کالعدم جمعیت علماء اسلام کل پاکستان کے نائب امیر مولانا محمد اجمل خان نے اس بات تعجب اور حیرت کا اظہار کیا ہے کہ ابھی تک مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کا معمہ حل نہیں کیا جا سکا، انہوں نے کہا کہ ۱۷ فروری کو مولانا اسلم قریشی کو اغواء ہوئے دو سال ہو رہے ہیں، مگر تفتیشی ادارے ابھی تک ناکام ہیں، جامع مسجد رحمانیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اغواء کو دو سال پورے ہونے پر ملک بھر میں احتجاج منایا جا رہا ہے، انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس کیس کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے، کیونکہ یہ خالص مذہبی معاملہ ہے انہوں نے دینی جماعتوں پر بھی زور دیا کہ وہ متحد ہو کر مولانا کی بازیابی کے لیے اقدامات کریں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی تم غیبت کرو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کے لیے استغفار کر لو (بروایت حارث ابن اسامہ

اللہ کی نعمتیں

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ——— امابعد

انسان پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہیں۔ جنہیں اگر وہ گننا چاہے تو انہیں شمار نہیں کرسکتا۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ (ابراہیم ۳۴)

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو انہیں شمار نہیں کرسکتے بلکہ انسان تو اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً۔ (لقمان ۲۰)

اور اس اللہ نے اپنی تمام ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر رکھی ہیں۔

لیکن ہم یہاں چند بڑی بڑی نعمتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جن کو قرآن کریم نے بطور خاص نعمت کے عنوان سے ذکر فرمایا ہے۔ ان تمام نعمتوں میں بڑی نعمت اسلام کی نعمت ہے۔ جسے نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ اور جس کی تکمیل کا اعلان میدان عرفات میں حجۃ الوداع کے موقع پر کیا گیا۔

ارشاد باری ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط (المائدہ)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کردیا۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی۔ اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

اور پھر اس نعمت اسلام کو لانے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی نعمت کو ایمان والوں پر بطور احسان ذکر فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ ٥ (آل عمران ۱۶۴)

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جب کہ ان ہی میں سے ان میں ایک ایسا رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں تلاوت کرتا ہے اور ان کی زندگی کو سنوارتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے اور بلاشبہ اس رسول کی تشریف آوری سے قبل یہ لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

اسلام اور ایمان وہ نعمت ہے۔ جن کے ذریعہ انسان اپنے رب کو پہچانتا ہے۔ اور گمراہی کے اندھیروں سے نکل کر ہدایت کی روشنی میں آتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ

إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ساتھی اور مددگار ہے جو اہل ایمان ہیں۔ ان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور جو لوگ کافر ہیں ان کے دوست شیاطین ہیں جو ان کو روشنی سے نکال کر تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ سب لوگ آگ والے ہیں۔ وہ اس آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور ایمان ہی وہ نعمت ہے جو ایک مومن کو بلند مقام پر پہنچا کر اسے دوسری مخلوق پر امتیازی حیثیت عطا کرتی ہے۔ ارشاد باری ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۔ (البینۃ ۷)

البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند رہے تو یہ لوگ ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔

ایک مؤمن ہی کو اپنے رب کی صحیح معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اور وہی اپنے رب کی عبادت اور اطاعت بجا لاتا ہے۔ اور اس کی مرضی کے مطابق زندگی گذارتا ہے اور دوسرے انسانوں کے حقوق ادا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک نعمت اخوت اور اتحاد اسلامی کی نعمت ہے۔ جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے دلوں کو جوڑ کر بغض وعداوت کو محبت اور اخوت میں بدل دیا۔ اسلام سے پہلے قبائل عرب ایک دوسرے کے دشمن، خون کے پیاسے اور ہر وقت باہم دست وگریباں رہتے تھے۔ لیکن جب اسلام آیا تو ان کے دلوں کو ایسا بدلا کہ جو دشمن تھے وہ آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ اسی نعمت اخوت و وحدت کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا ۔ (آل عمران ۱۰۳)

اور اللہ کے اس احسان کو یاد کرو۔ جو اس نے تم پر کیا ہے۔ جب کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ تو تم اس کے فضل سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم لوگ آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو اس گڑھے سے بچا لیا۔

اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں ایک نعمت آزادی اور حریت کی نعمت ہے کہ انسان اپنے ملک میں آزاد ہو اور کسی کافر ستمگر کا غلام نہ ہو۔ قرآن کریم نے بنی اسرائیل کی غلامی کا ذکر فرما کر انہیں آزادی کی نعمت یاد دلائی ہے۔ اور آزادی سے پہلے فرعونوں کے مظالم کا ذکر فرمایا ہے کہ کس طرح اس نے ان کو غلام اور محکوم بنا رکھا تھا۔ اور کس طرح ان سے بڑے بڑے مشقت کے کام لیتا تھا۔ ان کے بچوں کو ذبح کر دیتا تھا اور بچیوں کو زندہ چھوڑ کر ان سے خدمت لیتا تھا۔ ارشاد باری ہے

وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ (البقرہ ۴۹)

اور یاد کرو اس زمانے کو جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات دی۔ جو تمہیں بدترین عذاب کرتے تھے۔ وہ تمہارے لڑکوں کو ذبح کر ڈالتے تھے۔ اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے امن وسلامتی اور اشیائے خورد ونوش کی فراوانی کی نعمت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قریش کو یہ نعمتیں یاد دلا کر انہیں اپنا شکر ادا کرنے کا حکم دیا۔ کیونکہ قریش کی تجارت کے قافلے گرمیوں میں شام تک جاتے اور سردیوں میں یمن جاتے۔ اور راستہ میں کوئی شخص بھی ان سے تعارض نہ کرتا اور یہ امن وامان سے اپنا سفر طے کر کے سامان تجارت ادھر ادھر لے جاتے۔

نیز مکہ مکرمہ کی زمین بے آب وگیاہ ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کو ہر قسم کے پھل اور غذائی اشیاء کھلاتا تھا۔ ارشاد باری ہے۔

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ ۔

پس چاہئے کہ عبادت کریں اس گھر کے رب کی جس نے ان کو بھوک میں کھانا دیا۔ اور خوف سے امن عطا فرمایا پھر جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص خاص نعمتوں کا ذکر فرمایا۔ وہاں ان انعامات پر شکر بجالانے کا بھی حکم فرمایا ہے اور کسی نعمت پر شکر بجالانے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ دل سے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہونے کا اعتراف کرے۔ اور زبان سے کہے الحمد للہ۔

اور دوسرا طریقہ شکر بجالانے کا یہ ہے کہ اس کی نعمت کی حفاظت کی جائے۔ اور اسے وہیں استعمال کرے جہاں اسے استعمال کرنے کا حکم یا اجازت دی گئی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی معصیت میں استعمال نہ کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر بجالانے سے اس کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ اور نعمت باقی رہتی ہے۔ بلکہ اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور ناشکری اور کفرانِ نعمت سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے عذاب کا مستحق بنتا ہے اور بسا اوقات اس نعمت سے بھی محروم ہوجاتا ہے۔

ارشاد باری ہے

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۔ (ابراہیم ۷)

اگر تم میری نعمتوں پر میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں ضرور زیادہ دوں گا۔ اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب یقیناً بڑا سخت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی نعمتوں پر شکر بجالانے کی توفیق دے اور ناشکری اور کفرانِ نعمت سے بچائے۔ (آمین)

SHAMSI

For

CANVAS

&

TENTS

SHAMSI CLOTH
AND GENERAL MILLS LTD.

(KARACHI PAKISTAN)

HEAD OFFICE:
3 Idris Chambers,
Talpur Road,
Karachi-2
Phones: 221941 - 232081
Grams: "Canvas" Karachi
Telex: 24446 24448

MILLS:
A-50, Sind Industrial
Trading Estates
Manghopir Road,
Karachi-16
Phones: 290443 - 290444

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

نعت

محمدؐ حبیب خدا اللہ اللہ !	دو عالم کا وہ رہنما اللہ اللہ !
وہ تاجِ سرِ انبیاء اللہ اللہ !	غلام اس کے سب اولیاء اللہ اللہ
ہے خاتمِ نبوت کے سب سلسلوں کا	وہی فخرِ ارض و سما اللہ اللہ
اجالا اُسی سے ہے سارے جہاں میں	وہ ہے شمعِ غارِ حرا اللہ اللہ
ہیں تصویرِ حیرت حسینانِ عالم	جمالِ رُخِ مصطفیٰؐ اللہ اللہ
محبت غمِ لادوا اور محمدؐ !	غمِ لادوا کی دوا اللہ اللہ
ہر اک نقشِ پا پر فرشتوں کے سجدے	یہ شانِ رہِ مصطفیٰؐ اللہ اللہ
قلوب اس کے تابع وہ جانِ دوعالم	وہ آقاؐ وہ خیر الورٰی اللہ اللہ
نبوت، رسالت، ہدایت کا اس پر	ہوا ختم ہر سلسلہ اللہ اللہ

حضوری کا اعزاز غازیؔ کو بخشا
یہ اندازِ حُسنِ عطا اللہ اللہ!

مسلم غازیؔ